112026 ـ بےنماز خاوند اور ايك ہى كمرہ ميں دو بيويوں كا رہنا

سوال

ميں پچيس سالہ مغربى نوجوان ملازمت كرتا ہوں، ميرے والد صاحب نے تين عورتوں سے شادى كر ركھى ہے، ميرى والدہ پہلى بيوى ہے، مشكل يہ ہے كہ ہم سب ايك ہى چھوٹے سے گھر ميں بستے ہيں جو تين كمروں پر مشتمل ہے اس كے علاوہ اس ميں كوئى اور كمرہ نہيں، اس سے بھى بڑى مشكل يہ ہے كہ ميرى والدہ مجبورا تيسرى بيوى كے ساتھ ايك ہى كمرہ ميں رہتى ہيں جو كہ ميرى بہن سے صرف تين برس بڑى ہے.
آپ تصور كر سكتے ہيں كہ ميرى والدہ اپنى سوكن كے ساتھ رہ كر كس مشكل سے دوچار ہوتى ہو گى، ہمارى معاشى حالت دن بدن پتلى ہوتى جا رہى ہے، اور ميرے والد صاحب نماز ادا نہيں كرتے، اور اہل سنت كو برا كہتے ہيں، اور بعض اوقات تو ان پر سب و شتم تك كرتا ہے، جس كى بنا پر ميں انہيں نماز كى ادائيگى پر قائل كرنے سے رك گيا ہوں، ليكن كوئى فائدہ نہ ہوا، جب بھى ميں انہيں يہ ياد دہانى كراتا ہوں تو وہ اور تعصب كا شكار ہو جاتے ہيں جس سے ميرے زخم اور گہرے ہو جاتے ہيں.
بہر حال ـ اللہ ہمارى حالت كو جانتا ہے ـ ہم نے بہت صبر سے كام ليا ہے، اور ميرى والدہ برداشت نہيں كر سكتى وہ مريض بن چكى ہے، ہم پندرہ افراد ايك ہى گھر ميں رہائش پذير ہيں، ميرے سگھے بہن بھائى تو ـ الحمد للہ ـ نماز ادا كرتے ہيں اور ميں بھى دينى التزام كى راہ ميں ہوں ميرا سوال يہ ہے كہ: كيا ميرے ليے اپنى والدہ سے ساتھ اس گھر سے نكل كر كسى اور گھر ميں والد اور اس كى بيويوں دوسرے بہن بھائيوں سے دور رہنا جائز ہے ؟
اللہ تعالى آپ كو ہمارى جانب سے جزائے خير عطا فرمائے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ كے والد نماز ادا نہ كرنا، اور وعظ و نصيحت كرنے كے باوجود نماز شروع نہ كرنا عقد نكاح كو فسخ كرنا واجب كرتا ہے اس ليے نماز كى پابند بيوياں اس كے ليے حلال نہيں، اور نہ ہى وہ ان بيويوں كے ليے حلال ہے، اور آپ پر ضرورى ہے كہ آپ جو طريقہ بھى ميسر ہو اس نكاح كو فسخ كرنے كى كوشش كريں.

اگر تو آپ كے ملك ميں ترك نماز فسخ نكاح كا موجب شمار كيا جاتا ہے تو آپ اس سبب كو نكاح فسخ كرنے كے ليے پيش كريں، اور اگر نكاح فسخ كرنے كا موجب شمار نہيں كيا جاتا تو آپ اپنى والدہ اور دوسرى بيوى كو ايك ہى گھر

میں جمع کرنے میں جو نقصان ہو رہا ہے اس کی وجہ سے اس سے طلاق حاصل کرنے کی کوشش کریں، اور اس خاوند نے خود ہی اس بیوی کی زندگی اور اس کی معیشت کو ضرر دیا ہے، اہم یہ ہے کہ تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم اسے اپنی والدہ کے قریب آنے دو، اور نہ ہی اس کو اس سے ہم بستری کرنے دو، الا یہ کہ اگر وہ اپنے دین کی طرف واپس آکر نماز کی پابندی کرنا شروع کر دے.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جو خاوند نماز ادا نہیں کرتا وہ کافر ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے چنانچہ جو نماز ترک کرے اس نے کفر کیا "

مسند احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بندے اور شرک و کفر کے درمیان نماز ترک کرنا ہے "

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے.

چاہے وہ اس کی فرضیت کا انکار کرتا ہو یا وجوب کا انکار نہ کرتا ہو، لیکن اگر وہ اس کی فرضیت کا انکار کرتا ہے تو سب مسلمانوں کے اجماع کے مطابق کافر ہے، لیکن اگر وہ اسے سستی و کاہلی کی وجہ سے ترک کرتا ہے اور اس کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق دونوں مذکور احادیث اور اس موضوع کے متعلق دوسری احادیث کی بنا پر کافر ہے .

سوال کرنے والی کے لیے مذکورہ خاوند کے پاس واپس جانا جائز نہیں، حتی کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاں توبہ نہ کر لے اور اپنی نماز پنجگانہ کی پابندی نہ کرنی شروع کر دے، اللہ اسے ہدایت کی توفیق دے اور اس پر توبہ کرنے کا احسان کرے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (10 / 269 ـ 270).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" وہ شخص جو نماز ادا نہیں کرتا چاہے وہ نشہ کرتا ہو یا نشہ نہ کرے کافر اور یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح یا اس سے بھی شدید کافر ہے، کیونکہ یہود و نصاری کو تو ـ مثلا ـ جزیہ دینے کی صورت میں ان کے دین پر رکھا جا سکتا

ہے، لیکن جو مسلمان ہو کر بے نماز ہو تو یہ شخص مرتد ہے اس کو اس پر برقرار رکھنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کا زندہ رہنا جائز ہے، بلکہ اسے نماز کی ادائیگی کا حکم دیا جائیگا، اگر تو وہ نماز ادا کرنے لگے تو ٹھیک، وگرنہ اس کو مرتد ہونے کی حد میں قتل کرنا واجب ہے، یہ مرتد کے احکام ہیں جیسا کہ علماء رحمہ اللہ نے اپنی کتب میں بیان کیے ہیں.

اور اس کی بیوی پر واجب ہے کہ وہ اب اس سے علیحدگی اختیار کر لے، اور اس شخص کے لیے اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال نہیں، اور نہ ہی اس کی بیوی کے لیے حلال ہے کہ اپنے اس خاوند کو اپنے سے ہم بستری و جماع کرنے دے، بلکہ بوس و کنار اور معانقہ بھی نہ کرنے دے، اور نہ ہی اس سے خلوت کرے، جب تک وہ اسلام کی طرف واپس نہیں پلٹ جاتا اسے چاہیے کہ وہ اس سے علیحدگی اختیار کرے.

اور اس عورت کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اگر وہ اپنے آپ کے قریب آنے دے گی تو بالکل ایسے ہی ہے جیسے اس نے کسی اجنبی شخص کو اپنے قریب آنے دیا.

ہم اللہ تعالی سے سلامتی و عافیت کے طلبگار ہیں، چنانچہ اس عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے بے نماز خاوند سے اس طرح دور بھاگے جس طرح شیر سے بھاگا جاتا ہے....

اور اس شخص کو عدت گزرنے تک مہلت دی جائیگی اگر تو عدت گزرنے سے قبل وہ اسلام کی طرف واپس پلٹ آیا تو وہ اس کی بیوی ہے، اور اگر واپس نہیں پلٹتا تو ان کے درمیان عقد نکاح اس وقت سے فسخ ہو جائیگا جب سے وہ مرتد ہوا ہے.

اور بعض علماء کرام کی رائے ہے کہ اگر وہ بغیر شادی کے باقی رہے اور اس کا خاوند اسلام کی طرف واپس پلٹ آئے چاہے عدت گزرنے کے بعد ہی اور وہ عورت اپنے خاوند میں رکھتی ہو تو وہ واپس جا سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، یہ تو اس کی بیوی کی مناسبت سے ہے.

اور رہی اس شخص کی حالت کی مناسبت: تو اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو اسے غسل دینا یا کفن پہنانا یا اس کی نماز جنازہ ادا کرنا، یا اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، یا اس کے لیے بخشش و رحمت کی دعا کرنا، یا اس کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنا، یا اس کی طرف سے حج کرنا حرام ہو گا؛ کیونکہ وہ کافر ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

نبی اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ جہنمی ہیں التوبۃ (113).

ہم اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ: جو شخص بے نماز ہے نہ تو مسجد میں نماز ادا کرتا ہے اور نہ ہی گھر میں، لیکن

جو شخص گھر میں نماز ادا کرتا ہے وہ تو گنہگار ہے اور اجب وہ اس پر قائم رہے تو وہ فاسقین میں سے ہو گا، لیکن کافر نہیں.

بلکہ ہم تو اس سے وہ شخص مراد لیتے ہیں جو بالکل نماز ادا ہی نہیں کرتا، اس کا حکم وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے.

اور اس کی بیوی کو میری نصیحت ہے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈرے اور اپنے میکے چلی جائے حتی کہ اللہ تعالی اسے اسلام کی ہدایت نصیب کر دے، اور اللہ عزوجل اسے ترك نماز پر مجبور نہیں کر رہا کیونکہ یہ اختیاری امر اس کو اس میں اختیار حاصل ہے، جیسا کہ اس کو بازار جانے یا مسجد جانے یا کسی اور جگہ جانے کا اختیار حاصل ہے، تو اسے نماز ادا کرنے یا ادا نہ کرنے کا بھی اختیار ہے.

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح (77) سوال نمبر (2).

دوم:

حتی کہ اگر وہ نماز ادا بھی کرتا ہو تو اس کے لیے ایك ہی کمرہ میں دو بیویوں کو اکٹھا رکھنا جائز نہیں، اور ہر بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ اسے مستقل طور پر باقی بیویوں سے علیحدہ رہائش مہیا کرے.

اور اگر وہ اس پر اصرار کرتا ہے تو آپ کو حق حاصل ہے کہ آپ اپنی والدہ کو اس رہائش سے نکال کر والدہ سے ضرر کو کم کریں، اور والد کو پر دباؤ ڈال سکیں کہ وہ ہر بیوی کو اس کا وہ حق ادا کرے جو اللہ تعالی نے اس پر واجب کیا ہے.

مزید تفصیل اور اہم معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (7653) اور (96455) کے جوابات کا مطالعہ کریں، ان دونوں جوابات میں بیوی کے لیے مستقل طور پر علیحدہ رہائش مہیا کرنے کا حق اور دوسری اہم تفصیلات بیان کی گئی ہیں.

واللہ اعلم .